مولانا تنویر خالد قاسمی
سیتامڑھی' بہار

''اسلام میں عورتوں کے حقوق' غیروں کی نظر میں

حرف آغاز:

مذہب اسلام اس دنیا میں اس وقت آیا جب انسانیت دم توڑ رہی تھی' انسانی ظلم وجور پر ظلم کی تاریخ بھی آنسو بہا رہی تھی' اور عدل و مساوات کی روح تقریباً عنقا ہو چکی تھی' اسلام نے ایسے نامساعد حالات کے باوجود برابری کا نعرہ بلند کیا' اور عملاً بھی اس کی شاندار تصویر پیش کی اور حاکم ومحکوم' شقا وغلام اور اونچ ونیچ کے ناہموار ٹیلوں سے بھرے صحرائے انسانیت میں عدل وانصاف' برابری ومساوات اور یکسانیت وہم آہنگی کے پھول کھلا کر ہر سو نسیم صبح چلا دی۔

''مشتے از خروارے'' کے طور پر اسلامی مساوات میں ہم ''حقوق نسواں'' پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عورت عالم گیتی پر جانوروں' بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ بے وقعت ومظلوم تھی' کو اسلام نے ذلت ونکبت کے تحت الثریٰ سے اٹھا کر بلندی وعظمت کے بام ثریا پر رونق افروز کر دیا' اور اسے ایسے ایسے حقوق عطا کئے جس کا تصور بھی اسلام سے پہلے ناممکن اور معدوم تھا۔۔۔ مگر آج جبکہ ہر طرف سے اسلام پر یورش ہو رہی ہے اور طرح طرح کی بیجا تنقیدوں اور لغو اتہامات کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اسلامی اقدار وروایت کو ناقص بلکہ ظلم اور عدم مساوات سے عبارت گردانا جا رہا ہے اور زور وشور سے اس بات کا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ اسلام نے عورتوں کو اس ناجائز حقوق سے محروم رکھا ہے' اور اس کیساتھ عدل ومساوات کا معاملہ نہیں کیا' حالانکہ اگر عقل وخرد کو تعصب سے پاک وصاف رکھا جائے اور دل ودماغ سے منصفانہ جائزہ لیا جائے تو یہ بات آفتاب نیم روز کی طرح عیاں ہو جائے گی' کہ عورت چونکہ تمدن انسانی کا محور ومرکز ہے' گلشن ارضی کی زینت ہے' اس لئے اسلام نے باوقار طریقے سے اسے ان تمام معاشرتی حقوق سے نوازا جن کی وہ مستحق تھی' چنانچہ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا' دیگر اقوام کے برعکس اسے ذاتی جائیداد ومال رکھنے کا حق عطا کیا' شوہر سے ناچاقی کی صورت میں خلع کی صورت دکھلائی' وراثت میں اس کا حصہ مقرر کرایا' اسے معاشرہ کی قابل احترام ہستی قرار دیا' اور اس کے تمام جائز قانونی حقوق کی نشاندہی کی' حاصل یہ ہے کہ اسلام نے عورتوں کو جس قدر حقوق دیئے ہیں' خواہ اس کا تعلق ذاتی جائیداد ووراثت سے ہو یا شادی یا طلاق کا مسئلہ ہو' کوئی دوسرا مذہب اس کا عشر عشیر بھی پیش کرنے سے عاجز وقاصر ہے۔

دوسری طرف اگر آج ہم افتراپردازوں کے نعرے اور ان کے نتائج پر غور کریں تو اس پرفریب نعرہ نے اس بیچاری کو اس کے سوا کچھ نہیں دیا کہ وہ دفتروں میں کلرکی کرے' اجنبی مردوں کی پرائیویٹ سیکرٹری بنے' تجارت چمکانے کے لئے سیلزگرل بنے اور اپنے ایک ایک عضو کو سربازار رسوا کرکے گاہکوں کو دعوت نظارہ دے' ان سب سب کا نتیجہ کیا نکلا؟ طلاق کی شرح میں زبردست اضافہ' ناجائز بچوں کی بہتات' ایڈز کا شیوع' غرضیکہ تمام معاشرتی واخلاقی خرابیاں اسی نام نہاد ''آزادی نسواں'' کا ثمرہ تلخ ہے۔

اسلام نے عورتوں کو کتنی ترقی دی؟ کیسا بلند مقام عطا کیا؟ قرآن کریم کی لاتعداد آیتوں اور بے شمار احادیث سے اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے' اسلام نے پوری دنیا کے سامنے حقوق نسواں کا ایسا حسین تصور پیش کیا اور عورتوں کے تئیں وہ نظریات اپنائے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس مثبت ومساوی نظام عمل پر عش عش کر اٹھے' اور یہ کہنے پر مجبور ہوگئے کہ اسلام ہی دراصل حقوق نسواں کا علم بردار اور حقیقی ضامن ہے' آج اگر مغرب اور مغرب پرست اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اسلام کو حقوق نسواں کی راہ میں رکاوٹ قرار دیتے ہیں' تو یہ صرف حقیقت سے چشم پوشی کرکے اسلام کو بدنام کرنے کی سازش کے تحت ہے مگر ''پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے''

چنانچہ آج بھی بہت سے غیر مسلم مفکرین اور دانایان فرنگ اعتراف حقیقت کرتے ہوئے اسلام ہی کو صنف نازک کا نجات دہندہ اور حقوق نسواں کا پاسدار سمجھتے ہیں' چنانچہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ اسلام نے ہی عورت کو تمام معاشی' معاشرتی اور اخلاقی حقوق دیئے جن کا تصور قبل از اسلام بعید از قیاس تھے۔

''ای بلائیڈن'' رقمطراز ہیں ''سچا اور اصلی اسلام جو محمد ﷺ لے کر آئے۔ اس نے طبقہ نسواں کو وہ حقوق عطا کئے جو اس سے پہلے اس طبقہ کو پوری انسانی تاریخ میں نصیب نہیں ہوئے تھے (سنت نبوی اور جدید سائنس)

''ڈبلیو لائٹرز'' لکھتے ہیں: عورت کو جو تکریم اور عزت محمد ﷺ نے دی وہ مغربی معاشرے اور دوسرے مذاہب اسے کبھی نہ دے سکے۔

(Mohammadanism in religious system of the world)

''ای ڈرمنگھم'' حضور ﷺ کی تعلیمات کو سراہتے ہوئے اور اسلام کے عورتوں کی زندگی کے تبدیل کردینے کے تعلق سے لکھتا ہے: اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ محمد ﷺ کی تعلیمات نے عربوں کی زندگی بدل دی' ان سے پہلے طبقہ نسواں کو کبھی وہ احترام حاصل نہیں ہوسکا تھا جو محمد ﷺ کی تعلیمات سے انہیں حاصل ہوا' جسم فروشی' عارضی شادیاں اور آزادانہ محبت ممنوع قرار دے دی گئی لونڈیاں اور کنیزیں جنہیں اس سے قبل محض اپنے آقاؤں کی دل بستگی کا سامان سمجھا جاتا تھا وہ بھی حقوق ومراعات سے نوازی گئیں۔(The Life of Mohammad)

ڈبلیو ڈبلیو کیش کہتے ہیں ''اسلام نے عورتوں کو پہلی بار انسانی حقوق دیئے اور انہیں طلاق کا حق دیا (The

Eupensin of Islam)

حقوق نسواں اور اس کے چند اہم پہلو:

عموماً عورتوں کو زندگی میں تین اہم مراحل سے گزرنا پڑتا ہے: (۱) پیدائش سے شادی تک (۲) ازدواجی زندگی (۳) شوہر کے بعد کی زندگی۔

پیدائش سے شادی تک:

پہلے مرحلے میں یہ بات واضح ہے کہ ازدواجی زندگی تک جب ہی پہنچا جا سکتا ہے جبکہ وجود (پیدائش) کو بقا حصال ہو مگر اسلام سے پہلے انسان کے اندر صفت بہیمیت پوری طرح غالب آ گئی تھی' چنانچہ صنف نازک کیساتھ غلاموں سے بھی بدتر سلوک روا رکھا جاتا تھا' تین سال' پانچ سال کی نوعمر بچیوں کو محض اسلئے پیوند خاک کر دیتے تھا کہ ان کی ناک نہ کٹ جائے' کوئی ان کا داماد نہ کہلانے لگے' لیکن اسلام نے ''واذ الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت'' کے جانفزا حکم کے ذریعہ اس فتنہ دخترکشی کا سدباب کر دیا اور ڈوبتی انسانیت کو حیات اور حوا کی بیٹی کو جینے کا حق دیا۔

''آئرینا میڈمکس (Women in islam 1930) میں اسلام اور ماقبل اسلام عورت کی زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے ''محمد ﷺ نے ان چیزوں کو اپنی پسندیدہ قرار دیا ہے' نماز' روزہ' خوشبو اور عورت' عورت آپ ﷺ کیلئے قابل احترام تھی' معاشرہ میں جہاں مرد اپنی بیٹیوں کو پیدائش کے وقت زندہ دفن کیا کرتے تھے' محمد ﷺ نے عورت کو جینے کا حق دیا'' (سنت نبوی اور جدید سائنس ۲)

''جنرل گلپ پاشا'' نے حضور ﷺ کی سیرت طیبہ پر ایک کتاب لکھی ہے (The Life and Tims of Mohammad) وہ اس میں پہلے اسلامی حقوق وراثت کی تعریف کرتے ہیں اور پھر آگے لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ نے لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کا بالکلیہ خاتمہ کر دیا'' (ایضاً)

''ریونڈ جی ایم راڈویل'' ایک انتہائی متعصب عیسائی ہے' مگر اعتراف حق سے اپنے آپ کو نہ روک سکا کہ قرآن نے خانہ بدوشوں کی دنیا بدل ڈالی' دخترکشی کو ختم کر دیا اور تعدد ازدواج کو محدود کر کے احسان عظیم کر دیا' چنانچہ اس نے بے اختیار لکھ دیا'' قرآنی تعلیمات سے سیدھے سادھے خانہ بدوش ایسے بدل گئے کہ جیسے کسی نے ان پر سحر کر دیا ہو' اولاد کشی ختم کرنا' توہمات کو دور کرنا' بیویوں کی تعداد گھٹا کر ایک حد مقرر کرنا' وغیرہ وہ چیزیں ہیں جو عربوں کے لئے بلاشبہ برکت اور نزول حق تھیں' گو عیسائی ذوق اسے تسلیم نہ کرے۔ (فاران ستمبر ۱۹۷۶ء بحوالہ میری آخری کتاب)

دوسرا مرحلہ ''ازدواجی زندگی'' ہے۔

اس مرحلے میں عورت کو بہت کچھ نرم گرم سہنا پڑتا ہے' بسااوقات شوہر کی شہوت اس سے پوری نہیں ہو پاتی تو وہ دیگر راہیں ڈھونڈتا ہے' اخلاقی و تہذیب کی حد کو پار کر کے بازاری یا ان جیسی عورتوں سے ناجائز تعلقات قائم کرتا ہے

اور پھر میاں بیوی کی زندگی اجیرن بن کر رہ جاتی ہے' اسلام نے ان ہی خرابیوں اور نقصانات سے بچاؤ کیلئے ''تعدد ازدواج'' کی اجازت دی ہے' اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے بڑے زور شور سے یہ کہتے ہیں کہ تعدد زوجگی میں عورتوں کا استحصال ہوتا ہے اور ان کا حق منقسم ہو کر رہ جاتا ہے اور سوکن کی شکل میں طرح طرح کی ذہنی' جذباتی اور معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے' پروپیگنڈہ کتنا مبنی برحقیقت ہے اور تعدد ازدواج میں کیا کیا مصالح مضمر ہیں؟ یہ انسانی فطری طریقہ ہے یا اس سے متصادم؟ اس قسم کے سوالوں کا جواب الحمدللہ بہتوں نے دیا ہے اور اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں' ہم تفصیل میں جانا نہیں چاہتے تاہم یہ ضرور کہیں گے کہ اسلام سے پہلے بھی تعدد ازدواج کی رسم رہی ہے اور اس کے بعد بھی جاری ہے' بلکہ اسلام نے تو اپنے متبعین کے لئے ایک حد مقرر کی ہے جبکہ اسلام کے علاوہ میں اس کی کوئی تحدید نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ میں بھی تعدد ازدواج کی شکل پائی جاتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اسلام میں قانوناً اور فطرۃً اور غیروں میں جانوروں کی طرح ...... یہ گرل فرینڈ کیا ہے؟ کوئی زہر ہلاہل کو قند کہہ دے تو کیا اس کی حقیقت بدل جائے گی اور قند بن جائے گا؟ نہیں! بلکہ مزید دھوکہ دہی اور فریب کا الزام لگے گا۔

یہی قول مشہور Theosophist نیت بسنت کا ہے موصوفہ اسی پوشیدہ ازدواج پر روشنی ڈالتی ہوئی یورپ کی اخلاقی باختہ حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں: ''مغرب میں جھوٹی اور نمائش یک زوجگی ہے بلکہ فی الحقیقت تعدد ازدواج ہے مگر کسی ذمہ داری کے بغیر۔ جب آشنا عورت سے مرد کا دل بھر جاتا ہے تو اسے وہ نکال باہر کرتا ہے اور اس کے بعد وہ کسبی عورت بن جاتی ہے کیونکہ اس کا ابتدائی محب اس کے مستقبل کی ذمہ داری نہیں لیتا اور وہ تعدد ازدواج والے گھر میں محفوظ بیوی اور ماں بننے کے مقابلہ میں سوگنا بدتر ہوتی ہے۔ جب ہم ہزاروں مصیبت زدہ عورتوں کو دیکھتے ہیں جو یورپ کے شہروں میں رات کے وقت سڑکوں پر ہجوم لگائے ہوئے چلتی ہیں تو ہمیں یقیناً یہ محسوس کرنا پڑتا ہے کہ مغرب کو تعدادِ ازدواج کے سلسلے میں اسلام پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اسلام تعدد ازدواج کے محاسن وفوائد اور مغربی تعدد ازدواج کی قباحت ونقصان پر روشنی ڈالتے ہوئے مزید رقم کرتی ہیں۔

''عورت کیلئے یہ کہیں زیادہ بہتر' کہیں زیادہ مسرت انگیز اور کہیں زیادہ عزت بخش ہے' کہ وہ (اسلامی) تعدد ازدواج کے سسٹم کے تحت زندگی گزارے' وہ ایک مرد سے متعلق ہو' حلال بچہ اس کی آغوش میں ہو اور وہ عزت کے ساتھ جی رہی ہو' اسکے مقابلے میں (یورپین تعدد ازدواج) کہ اس کی عصمت دری کی جائے' وہ سڑکوں پر نکال باہر کردی جائے' بسا اوقات ایک حرامی بچہ کے ساتھ جو غیر قانونی ہو' اس کی کوئی جائے پناہ نہ ہو' کوئی اس کی فکر کرنے والا نہ ہو' اس کی راتوں پر راتیں اس طرح گزریں کہ وہ کسی بھی راہ گیر کا صید زبوں بننے کو تیار ہو' مادریت کے شرف سے محروم سب کی دھتکاری ہوئی ہو۔ (Marrage commision report) بحوالہ تعدد ازدواج: سید حامد علی)

والیٹر: ایک مشہور فرانسیسی مؤرخ ہے' تہذیب اسلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''میں آپ سے کہتا ہوں کہ وہ لوگ جاہل اور ضعیف العقل ہیں جو مذہب اسلام پر دیگر اتہامات کے علاوہ عیش پرستی وراحت کوشی کا الزام لگاتے ہیں' یہ سب اتہامات بے جا اور صداقت سے مبرا ہیں۔

ڈاکٹر ''موسیو لیبان'' مصنف تمدن عرب رقم طراز ہیں:

مسلمان کی جائز کثرت ازدواج یورپ کے ناجائز کثرت ازدواج سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے' اسلام پر جس دریدہ ذہنی سے نکتہ چینی کی جاتی ہے اور جس بری صورت میں اسے پیش کیا جاتا ہے وہ فرضی مہیب صورت بھی یورپ کے موجودہ معاشرہ کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتی' دراصل یورپین ممالک میں عصمت عنقاء بن گئی ہے۔ (اسلام اور تعدد ازدواج)

تیسرا اہم مرحلہ ''شوہر کے بعد کی زندگی'' ہے۔

اسلام سے پہلے ہوتا یہ تھا کہ جب عورت غیر شادی شدہ ہے اس کی کفالت باپ کے ذمہ ہوتی تھی اور شادی کے بعد شوہر کے زیر دست رہتی' باپ سے اسے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔

اس لئے ہندوستان وغیرہ میں جہیز کا دور دورہ ہوا کہ والدین سے وراثت تو ملتی نہیں اس لئے جہیز میں جو کچھ دے سکتے ہوں دے دیں اسی طرح شادی کے بعد اتفاق سے شوہر کا انتقال اس عورت سے پہلے ہو جائے تو عورت کو شوہر کی جائیداد سے پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملتی تھی' جس کا شاخسانہ ستی کی رسم ہے بلکہ تمام مال غیروں کا ہو جاتا جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہوتا تھا' مگر اسلام نے آتے ہی اس رسم کا خاتمہ کر دیا جس کی وجہ سے عورت جیتے جی مردہ بن کر رہ جاتی تھی اور قرآن کریم نے "**والذین یتوفون منکم الخ**" اور آیت میراث کے ذریعہ اس کا حصہ بیان کر کے اس فتنہ کا سد باب کر دیا۔ اسلام کی انہی خوبیوں کو سراہتے ہوئے فرانسیسی محقق ڈاکٹر گستاولی لکھتے ہیں:

''اسلام نے عورتوں کی تمدنی حالت پر نہایت مفید اور گہرا اثر ڈالا ذلت کی بجائے عزت ورفعت سے سرفراز کیا اور کم وبیش ہر میدان میں ترقی سے ہمکنار کیا چنانچہ قرآن کا ''وراثت وحقوق نسواں'' یورپ کے ''قانون وراثت'' اور ''حقوق نسواں'' کے مقابلہ میں بہت زیادہ مفید اور فطرت نسواں کے زیادہ قریب ہے۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس)

پروفیسر D.S Margoliouth یورپی مصنف ہے جو اسلام اور پیغمبر ﷺ اسلام کی دشمنی' بہتان تراشی اور اعتراضات والزامات کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا' مگر ضمیر کی آواز کو دبا نہ سکا' چنانچہ وہ عیسائیت و یہودیت پر حقوق نسواں کے تعلق سے تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''دور جاہلیت کے عرب تو ایک طرف رہے' عیسائیت اور یہودیت میں بھی یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ عورت بھی صاحب حیثیت اور مالک جائیداد ہو سکتی ہے' یہ مذاہب اس کی اجازت نہیں دیتے کہ عورت بھی مردوں کی طرح

معاشی اعتبار سے خوشحال ہو سکے عورتوں کی حقیقی حیثیت ان مذاہب اور ثقافتوں و معاشروں میں باندی کی سی تھی جو مرد کے رحم و کرم پر زندگی بسر کرتی تھی' محمد ﷺ نے عورت کو آزادی عطا کی' خود مختاری دی اور خود اعتمادی کیساتھ جینے کا حق دیا (ایضاً)

دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر راجندر صاحب نے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

تاریخی طور پر اسلام عورتوں کو جائیداد کے حقوق دینے میں بہت زیادہ فراخ دل اور ترقی پسند رہا ہے' یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۵۶ء میں ہندو کوڈ بل سے قبل ہندو عورتوں کا جائیداد میں کوئی حصہ نہیں تھا' حالانکہ اسلام مسلم عورتوں کو یہ حق ۱۴ سو سال پہلے دے چکا تھا۔(The Stetement Dehli)

حرف آخر:

عورت چونکہ گھر کی زینت ہے اس لئے اس زینت کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے کچھ حدود قائم کئے ہیں' لیکن ایسا نہیں ہے کہ ان پابندیوں سے عورت کو کوئی نقصان پہنچا ہو' اسے کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہو بلکہ یہ تو عین حیا اور غیرت و وقار کا تقاضا ہے' انہیں خیال کا اظہار ہملٹن ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''اسلام کے احکام عورتوں کے بارے میں نہایت واضح ہیں' اس نے عورتوں کو ہر اُس چیز سے بچانے کی کوشش کی ہے جو عورتوں کو تکلیف پہنچائے اور ان پر دھبہ لگائے' اسلام میں پردہ کا دائرہ اتنا تنگ نہیں ہے جتنا بعض لوگ سمجھتے ہیں' بلکہ وہ عین حیا اور غیرت و وقار کا تقاضہ ہے۔''

سر جان بیگٹ رقم طراز ہے:

''واقعہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے عورتوں پر جو پابندیاں عائد فرمائی ہیں ان کی نوعیت سخت نہیں ہے بلکہ ان پابندیوں میں عورتوں کے لئے آسانیاں فراہم کی گئیں ہیں۔'' (محمد ﷺ بحوالہ سنت نبوی اور جدید سائنس)

غیروں کے اعتراف حقیقت کے بعد بلا اختیار قلب و ذہن میں ان الدین عند اللہ الاسلام دھڑکن بن کر دھڑکنے لگتا ہے اور مشاہدہ کی آنکھوں سے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم کی تفسیر دیکھنے کو ملتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اعتراف حق کے ساتھ ساتھ قبول حق کے بھی حصہ دار بن جاتے۔ (بشکریہ ماہنامہ دار العلوم ''دیوبند'')

خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔
آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں
editor_alhaq@yahoo.com